رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت، رائے کی اصابت بے روئے رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے محض نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ ہو آپ کو اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو جو سفر کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت [illegible] ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ [illegible] سلامت [illegible] فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر دینی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ جو سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کیلئے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ ورنہ ہم مفت نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کو بھی تسلیم ہے کہ ڈاکخانے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں اور راستہ میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار صاحب دوسرے نمبر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے رو لفافے پر بیان منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناقوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعادہ [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ اور پرچہ روانہ ہو کر بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) بیرون تمنا ہارہ و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلم پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف اور ایسے ہوں کہ ایک ہی جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں وہ اپنے خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اون کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۱

مضامین غیر

۱۰ جنوری ۱۹۲۹ء

ساقی نامہ

سال ماضی وحال

پھر رُت عنب کی یاد آئی
ساقی سالِ جدید آیا
محفل رندانہ ہے مرغوب
پلا اس وقت خوب سی مے
کیا سرد ہوا ہے کیا گھٹا ہے
ہے اس کے بعد سونی سونی محفل
گر دل پنکی کا رقص ہو جائے
انتیسویں سال کا ہے آغاز
ہوتی ہے وضع دل کی خنکی
بجھا ہم گرم پھرتے اور پی
لی جائے جو ساغر نئے ناب
کلی میں رند مست ہو جائیں
پہچان نہ پھر یہ آذر
ہے دامن کوہ اک پرستاں
کوئی موٹر پہ گرم رو ہے
پیدل جو کوئی چل رہی ہے
سائیکل پہ ہے کوئی سیر کرتی
دنیا ہے ہو چھوٹا اتر میں
ہنستا ہے جو کوئی کھل کھلا کر
روئی بھی نہیں روئی ہی مفقود
اخبار میں ... اور اکڑتے
پھرتے ہیں دلچلے فیر لنگور
دیکھی در کار ہے نہ رم ہے
ٹھرے کے جام دے مسلسل
پھرتی ہیں ہر ایک سمت حوریں
کنسرٹ سے شراب ناب نکلے

پھر آئی جمالی پر جمالی
لے کر پیغام عید آیا
ہو پینے پلانے کا بھی کچھ ڈھب
اور پیر مغاں کی بول دے جے
دے آگ وہ جس کا عرفہ ہے
لگتا کسی کام میں نہیں دل
سردی کا یاد مار گرمائے
کر دے تر کیلے کا دربار
ہم کھائیں نشے کے ساتھ چسکی
بیٹھے ہیں راہ دے دھوپ دھونی
کیوں ہو حسن سمور و سنجاب
پھر شکر دو شالے کی نوائیں
بے کھٹکے کریں وہ سیر کہسار
یورپ کے سیشن ہیں مہماں
ہر میں ملبوس خوب تو ہے
عشاق کے دل مچل رہی ہے
بڑھتی ہے کوئی کوئی اترتی
منہ پھیرے بیٹھے ہیں ہم ہی گھر میں
رہ جاتے ہیں اپنے تہہ کر
کس طرح کٹے یہ جاڑا مردود
ٹھٹھیاتے ہیں اپنے اور سکڑتے
ہم گھر کی چارپائی میں ہیں گم
تھی ٹھرے کی جام جم ہے
حس و حرکت نہ ہو معطل
پلوا دے ہیں تو ہم بھی گھر میں
ٹھرے سے آفتاب نکلے

طرح بست ہے طبیعت
پاے کا ازادگی سے
پلوا کے شراب ارغوانی
وہ جوشش جوانی اب کہاں ہے
پیری میں ابھی ہے شباب کا رنگ
سستی سے ابھی ہے کار باقی
ہے رنج خمار سے برا حال
اس روز کی آس میں ہیں بیٹھے
کھنا ہے سال کا پندرہ (?)
پس رنجور تند جو کے (?)
ساقی یہ ترا قدیم میخوار
دینے میں شراب کے نہ کر دیر
تھی سال گزشتہ اک قیامت
آیا جب آ کے کمیشن
لہرایا ادھر جو قومی جھنڈا
گھوڑے اچکائے لیڈروں پر
پھر کس نے یہاں ڈنڈے کھائے
اپنوں کو ملی یہاں حوالات
یاں سامنا ڈنڈے اور یونین کا
دھوم دھام سے ادھر یہاں مچا تھا
یاں لب پہ تھے نعرہ ہائے گو بیک
ڈنڈا تھا تیز دم پولیس کا
جمہور پہ لاٹھیوں کا چلنا
سننا ہے اگر تجھے یہ قصہ
ہے جوش پہ آج طبع موزوں
خامہ میرا ہے اشہب تیز
ظاہر میں تو ہو بہو اک فرس ہے
کرتا ہے وہ دشت خنکر سے (?)
چلتا ہے ارادے پہ یہ گھوڑا
بن کر کنکوا اور غبارہ
میداں میں اگر جنگ نہ پائی
گر ... رخ بدلا یہ گر سنگ پر (?)
اک برق بلا ہے اس کی شوخی
بھونڈل پہ چڑھا کبھی جوشن سے (?)
دکھ ... ہنسنا ... (?)

بن گئے پاے گر حرارت
کردے تب لطف زندگی ہے
جاری کر بحر نکتہ دانی
آنکھوں میں ... ہی سماں ہے
ہے تو گو ہے خضاب کا رنگ
دے بادۂ خوشگوار ساقی
خالی دو دن پہ اب نہ ٹال
جی سال میں ایک بار پینے
سب کمیل خمار نے بگاڑا
کس طرح کوئی ضعیف رو کے
ہے رنج خمار میں گرفتار
اب چشم کرم کا رخ ادھر پھیر
دم بھر تو ملی جہان کو راحت
افزوں ہوئی شفقت دل کی الجھن
اس سمت اچھلا پولیس کا ڈنڈا
سینوں پہ سنگینوں پر سروں پہ
غیروں نے یہاں نہ ڈنڈے کھائے
غیروں کی ہوئی وہاں مدارات
واں سیدوں کا کیک کا مشن کا (?)
زندگی کا ناچ واں رچا تھا
واں چوستے بوٹ شاہی اور جیک (?)
جھاڑو پھینکا تھا ہم پولیس کا
گھوڑوں سے روندنا کچلنا
صہبا میں ملا دے میرا حصہ
دکھلا دے نہ جام طرفہ واژوں (?)
چابک اسے چاہئے نہ مہمیز
لیکن یہ غضب کا نکتہ رس ہے
رکھتا ہے کچھ صورت سے (?)
کیسی ایڑ اور کیسا کوڑا
بھرتا ہے فلک پہ یہ طرارہ
جھٹ سوئے سما ہوا ہوائی
گر سطح زمیں پہ ... فلک پر
کیا جوشش ... اب سمجھ کی (?)
بس چھوڑ کے جوش ساقی نامہ کے (?)
[illegible]

شائقین غزل ... [illegible]

جو صاحب پنساری عطار یا عطر والوں کے دستخط صحیح پتے حافظ سیتا محمد رفیع حسنتیا باغ لکھنؤ کو دینگے انکو [illegible] روانہ ہوگا۔

بولے یہ زبان حال یوں لاش
ہے ہے یہ ہوش اڑانے والا
لاؤ اچھا ولنگر
سختی جھیلو کڑی اٹھاؤ
اچھلو اچکو سوار و پیادہ
مونچھوں کی کمند میں پھنسالو
گروائیں گے اب تمہیں مسلسل
اس وقت دکھاؤ تم کرامت
بیٹھو اس طرح تم نہ تھک کے
آشفتہ زدہ دل کے پھپھولے
مستی سے ہوا کو ناپتا کون
[illegible] مدعا پولس سے
آخر یہ علاج دل میں سوچے
جس گھر سے اڑا تھا یہ قبادہ
توڑے دروازے سیڑھیاں لگائے
جوں گیا اُس کو مارا پیٹا
خلعت اصلاحی خوب بانٹے
ہر خورد و کلاں نے پایا انعام
مبنی بر عدل جو تھا انعام
انصاف کے نام پر پائے
پیا وہ کہ دیر سے نہیں پی
شیشے سے نکال تو پر جا کر
کیا چیز ہے یہ شراب تھا؟
یورپ میں پھر یہ جو شاہ کابل
گویا جو تمام شیخ عالی
نکلیں شلوار سے جو ٹانگیں
تہذیب لباس کا خلاصہ
برقع پہنے نہ کوئی عیب دار
ٹخنوں سے اونچا ایک [illegible]
[illegible] تہمت ایشیائی
اے شاہ جی [illegible] شاہ
حاصل یہ سفر کا ہے بہت خوب
افغان تھی وہاں بھی بے حیائی
(باقی آئندہ)

اے شاہ پولس [illegible]
ہے اور بھی کون آنے والا
باندھو تم بیڑیوں میں کھنگر
افتاد [illegible] پڑی ہے اشاد
جس طرح ہے غبار رہ دھاوا
رستی آہوں کی تم اچھالو
غبارے [illegible] کی رسی بن کر
ہاں [illegible]
وہ آیا وہ آیا [illegible] کے
[illegible] ہم نے [illegible]
آدمی [illegible] میں [illegible] کون
کیا [illegible] ہوا یہ [illegible]
[illegible]
اس پر یاروں نے [illegible]
قانون کے نکتے خوب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بخشش [illegible]
اخباروں میں [illegible]
اے ساقی [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی خود سری کو
خنزادیوں نے [illegible]
[illegible] قصہ [illegible]
بیگم کی [illegible]
[illegible] میدان میں [illegible]
اوڑھنی [illegible]
سینہ بھی [illegible]
[illegible]
یورپ میں [illegible] بے حیائی
[illegible]
[illegible]
دولت [illegible]
راقم [illegible]

[illegible] کلام [illegible] سلسلہ درست نہیں۔ واقعات کی اخباری [illegible] اس میں [illegible] کسی [illegible] نہیں۔ صرف [illegible] اور [illegible] کے نام لکھی جائے گی ۔ [illegible]

ساقی نامۂ ثانی

الست شاہ پوری کی زبانی

ساقیا [illegible] مجھے
مجھکو [illegible]
[illegible] اجڑتا ہے
[illegible] لب [illegible] ہوں
دوسروں [illegible]
[illegible] ہوا لے [illegible]
ساقیا سال [illegible]
جب کوئی سال [illegible]
[illegible]
ہوش ہوتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہو ساقی
کیا کیا سال [illegible]
[illegible] دکھا دکھا
[illegible]
[illegible] دیتے ہیں
سوختہ [illegible]
کوئی گوشہ نہیں [illegible] ایسا
[illegible] جام [illegible] ساقی
[illegible]
سال وہ حال کہ [illegible]
[illegible] اسکی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سال نو [illegible] ہو تاریخ مجھے
[illegible] ہوش ابھی پھر جائے
[illegible] کبھی رہ گا ما ہے
[illegible] کا پیغمبر ہوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دل [illegible]
عقل [illegible]
[illegible]
[illegible] آنکھوں سے [illegible]
سال نو پھر ہوں جو خرم ساقی
ایک [illegible]
جو نہ دیکھا تھا وہ نقشہ دیکھ
قرنوں کے [illegible] بدل
[illegible] دیتے ہیں
کیسا [illegible]
[illegible]
جس سے اس [illegible] بیباکی
[illegible] ہوتا ہے [illegible] اور اندوہ
سال وہ سال جو [illegible]
[illegible]
دل [illegible]
[illegible] آئے سہیں
[illegible]
[illegible]

نوٹ - [illegible]

شب تو ہم کیسیں تباہ پے ہیں
ساقیا لو کہ بہار آئی ہے
آنے کو تھے یہ سرور نشاط
عاشقوں میں جب دنیا بھر کے
ہو گئی عقل فرش کے ہمراہ
ساقی تشنہ لب ساغر ہوں
جب کے بھی اُٹھے ہیں ہو گئے بے نوا
ابھی حصہ کا نہیں نشاں گردن
سچ یہ ہے بیٹھے ہیں یکا یک
جان پہ بیٹھے کبھی ہمدم
سال نو روہ و چہرہ ہوگی
جو ذکر سر پہ کریں گے دو دو
اسطرف یہ آکر بیٹھے یک بیک
موجب صلح یہ ناکامی ہے
شعر جو بھی خیر ہے جیسیں ہو بھلا

ورنہ رنگ زرد کا جاتی ہے پنہاں
سخت ہوا کہ بہار آئی ہے
نہ بڑھے صلح میں کوئی کھنڈت
کیا عجب ہے کہ نہیں پھر ہر کے
پھر تو ہے جنگ کا فتنہ کرتا
دیکھ یہ کہ میں خوش بار و بر
شور ہے نیند میں ہو خوابیدہ
کیا غضب ہے یہ نکالے گی شان
صلح ہے لعنت جو ہو یک مزہ
بھول جائینگے یہ لوٹنا باہم
سب فراموش کہیدہ سی ہوگی
جان پر یہ کریں گے تو بہ تو بہ
وہ تیاں نکلے اُدھر ہو دیک
فخر صد نام یہ بدنامی ہے
ساقیا جام دے جلد ہی لا

سخت بے چین ہے تیرا الست
آج پی لیگا آ ہو گا کل مست

راقم

ملست سٹ رپوری

رباعیات

سال ماضی

(خیر مقدم کانگریس)

یا چند سے اک سرے سے تھے پیشم براہ
کیا دھوم ہے کیا ہجوم ہے یاں اٹھاہ
کہیں کہ صبح ہی سے پیر سو تھا ذکر
کلکتے میں آگیا ہے بے تاج کا شاہ

استمداد

اے جب دیوانہ مدد کو آنا
وہ کلمہ خیر شہ سے بھی فرمانا
ہم بھی وہ کریں کہ جو کیا کرتے ہیں
ایسے موقع پہ اور یاں ہو دانا

جنگال خاباش

کیا خوب کیا ہے خیر مقدم شاباش

اے۔ بے۔ ایم۔ سین گپتا! ہو سو جاش
دل میں ہر دم خیال آتا ہے یہی
جب رنگین داس ہوتے اس وقت پہ کاش

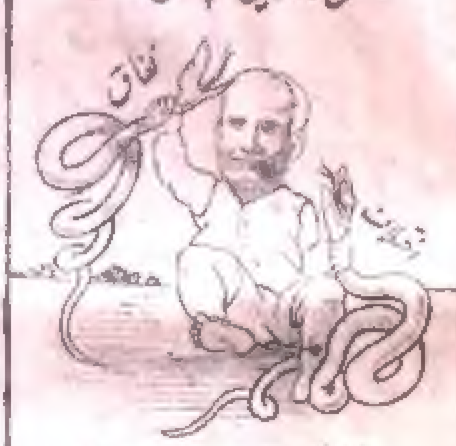
گٹھون شنن

کل ہند کے لیڈروں کا گٹھون شن ہے
اسپیشے ہی ملن سے کانگریس امین ہے
اسمیں ہو جائے کامیابی حاصل
سابق سے حال میں یہ برتر و زین ہے

اختلاف آرا

باپ اور بیٹے میں اختلاف آرا
تعلیم فرنگ تو نے ہم کو مارا
کیوں دیکھ نہ تو چھوٹے بڑے نہرو کو

نیشنل کانگریس اور پولیٹیکل مداری



خدا مُنشی کی سستی سے بچائے

ہے نارمل اک تو اک بڑھاپے پارا

سال نو

ساقی پلا دے آج جام مئے ناب
عشرت کے جمع سامنے کر اسباب
پیری میں جوانی کے مزے لوٹوں گا
کرنا ہے شیب میں مجھے کار شباب

۲

بہجت افزا ہو سال نو اے ساقی
ہنگام سحر عیشی ہے نوائے ساقی
پلا دے خوشی دختر کے دو جام
تیرے دم سے تقی ہے نوائے ساقی

۳

اشتیاق کا سن مسنی خوشی سے گزرے
اس بار یہ جام تند و مستی بھر دے
یا کہ یہ سال آرگزرا اور یہ خوشی
بھرنے پائے نہ کہ دل لقہ ہم سے

۴

سن انتیس تو نے آ کو ڈرا!
آسائش کا جو تھا گھر توڑ دیا
توڑے دل سیکڑوں کے جوڑا نہ کوئی
چل۔ دور۔ دفان۔ جا۔ مجھے چھوڑ دیا

۵

ہو پنچ کا اپنے بول بالا ہر وقت
بدکار عدو کا منہ ہو کالا ہر وقت
اسمیں جو چھپے نظم ہو مقبول انام
مضمون نثر ہو نرالا ہر وقت

[بدست سرام تو وقت کہ بیع]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

وارڈ ۵ قرضہ داد و دیگر حق لفیہ دیوانی ۔۔۔

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب مولوی سلطان احمد صاحب بگرامی [illegible]
[illegible] اول تحصیل بگرام ضلع ہردوئی
[illegible] قوم [illegible] ساکن قصبہ [illegible]
[illegible] ضلع فرخ آباد ۔۔۔ ۰۰۰۰۰ مدعی

بنام

[illegible] بخش [illegible] مدعا علیہ

[illegible] ساکن [illegible] تحصیل بگرام ضلع ہردوئی
[illegible]

۶

پرچہ یہ لکھنؤ کا ممتاز رہے
ہر سمت اس کی بلند آواز رہے
اک بار جو اس کو دیکھ لے مفتوں ہو
اس پر ہی ظرافت کو سدا ناز رہے

۷

جب تک گنگ و جمن میں ہے آب رواں
انسان طفلی کے بعد جب تک ہو جواں
ہر دور میں زندہ دل اودھ پنچ رہے
اچھے ہوں دل و دماغ تاب و تواں

"ندیم"

بوا نصیبن بنام مسٹر چغتائی

اے دل ہمہ ای ستم ہم نشستہ کردہ است
انچہ تو ای کنی بمن کس بہ کسے نکردہ است
نالہ ہر انچہ می کنہ با من زار خستہ جان
شعلہ نبرد باد تند گہ بہ خسے نکردہ است

جیو میاں صاحبزادے ابھی جوانی کا شگوفہ کھلا ابھی سے ایسا کلیجا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ یہ اُس کوسنے کا جواب ہے جو مولانا اودھ پنچ نے ۲۹ دسمبر کو چھاپا ہے۔ سنو میری جان میں نے تمھیں دیکھا نہیں مگر تمھاری باتوں سے بچپنے کی بو اور چھٹی کے دودھ کی جھلک آتی ہے اس وجہ سے خیال ہوتا ہے کہ انشاء رکھے میں ابھی ایڑی دیکھ کے کہتی ہوں "ابھی نئی کونپل ہو۔" بی بی بھی ماشاء اللہ ہوتے پوتی نواسے نواسی والی ہے ہزاروں مرتبہ نادان بچوں کے منھ سے سن چکی ہے "اللہ کرے نانی مر جائے" جب وہ نادان ہوتے ہیں تو ان کے منھ سے کوسنا بھی اچھا لگتا ہے۔ اس کو سمجھانے کا بڑا اثر نہ ہو پھر ان کو بولا سا کر دیتا۔ مگر میاں صاحبزادے یہ سچ ہے کہ تنبیہ کسی کو بھی نہیں لگتی جب بچہ ہو جاتا ہے جوان بات ناگوار ہوتی ہے تو جاہل عورتیں بھی جھنجھلا کے کوسنے کاٹنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں یہ بُری تعلیم کا اثر ہے۔ سچا آدمی اگر آدمی کا خیال کرے تو پھر

بات کہوں کہے تنبیہ۔ گو شاعروں کی طرح خوشامد کیوں ذکر کرے۔ ورجہ نے حکموں کا نمک چھڑا اور اس دور کا بے پُراق پر بٹھا کے امیروں رئیسوں کو معراج دلوادی۔ دادا سکندر بنے تھیں بہرام گور کو قبر سے کھود ہاتھ میں لٹکا کیڑا پایا اور رئیس کے بدیع خانہ میں کوے ہنکانے کی باری سونپ دی۔ چلیے امیر صاحب خوش ہو گئے۔ رئیس نے صدقہ خیرات کیے بس حاتم طائی کا باپ ہو گیا۔ عید بقر عید نماز پڑھی اور ابوذر یا سلمان فارسی کا ہم پایہ بن بیٹھا۔ جہاں ہوگا اور قربان جاؤں مولا علی کی ضرب اور خیبر کی لڑائی

ہر دو برادر بہ یک شاخ

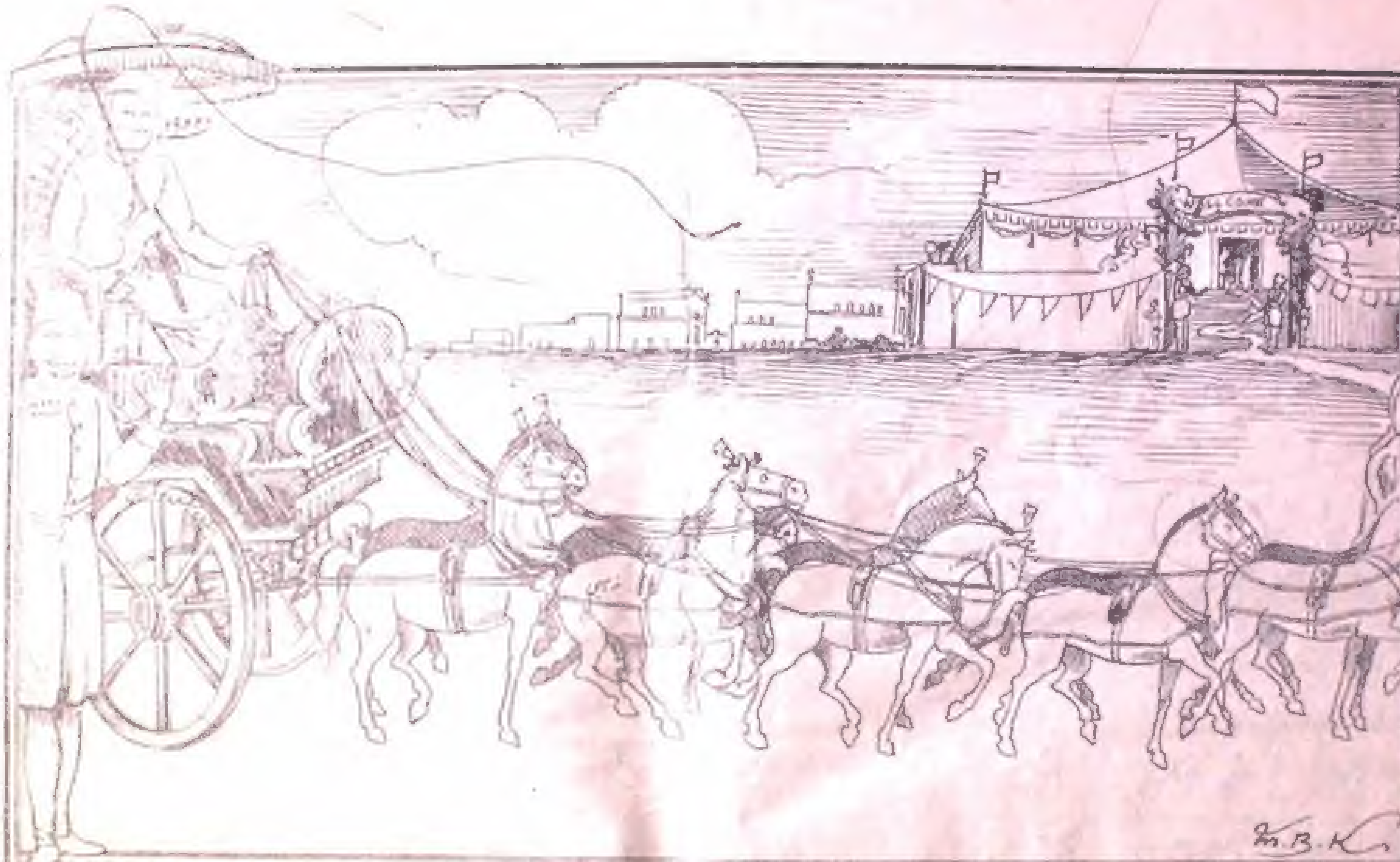


آؤ بھائی روئیں

کی مثال دے دی گئی۔ بس حضور کی باچھیں کان کی لونک کھنچ گئیں ہوا کی کلاہ ہی کانی گئے اقدام میں باندھے۔ میری جان مجھے خوشامد نہیں آتی اور صاف صاف کہتی ہوں کہ اسکول کی صحبت میں تم نے کوسنے کاٹنے کی بُری عادت سیکھی ہے۔ کیا تم نے اس لڑکے کو قصہ نہیں سُنا جو اپنے مولوی کو بددعا دے رہا تھا۔ الٰہی کرے مولوی صاحب کا جنازہ نکلے۔ قضائے کار مولوی صاحب سُن رہے تھے جھٹ بول اُٹھے۔ بیٹا اپنے بابا کو کوسو کہ پھر مولوی گھر نہ آئے۔ بس تم ہوں گا تو میرے بھائی سیکڑوں

ہیں ہے تم نے کن پر لکھی ہے سیکڑوں اعتراض ہو گئے کس کے کہے مرنے کی دعا مانگو گے۔ دوسرے یہ کہ آگے کی پری بچوں کے آگے رونی بڑی اودھ بچھڑ گئی۔ تیسرے یہ کہ دوسرے کو سٹے کا جزا کیا۔ یہ تو وہی مثل ہوئی بی بی نے مجھے مارا میں نے اندھیرے میں کھڑے ہو کے خوب گھورا۔ بری بات۔ مردوں میں بیٹھ گئے تو وہ کہیں گے زنان مشرب ہو۔ جب بڑا حیا سے بحث میں ہار گئے تو لگے کوسنے۔ میاں تم نے خدا کو کرنے کی مشق کرنے سے تمھارا کوئی ہم نہال۔ تمھیں کرنا چاہیے کا رواج ہوتے ہی دُنیا میں سیکڑوں خاندانوں کے تمھیں اپنی جو روں کو قبروں سے چلیں کرتے منھ ہو جاتے رکھ کے بے بسی کا جواب کو سی کاٹنے کے لیے تیار لڑا بھی ہے عادت ڈال رکھو تو یہ بُری بات ہے تم اشخاص ہے۔ حدیث میں ہے کہ چار شخصوں کے لانت دعا قبول نہیں ہوتی ان میں سے ایک اخوان جورو بھی ہے اگر خدا نا نے کسی خطا پر کوسے تو خدا زدہ ہو گیا ہم تمھیں اسیر زلف نہیں کیا؟

میری جان جب تم وہ مظاہرہ مسٹر لاڈلی نے اور پھر وہ کو خیر ورنہ کے ہم میں کیا ہے آپ اور بہولس کا شکر کرتے پھر کوسنے کاٹے تو وہ بددعا کا حق ہی نہیں۔ کتنا اسکو کوسنا اسی کی جان پر پڑ گیا۔ رہ گیا جوش و خروش کا ختم ہو جانا تو اچھا ہم گرنے میں بیٹھنے والے پیدا ہوتے ہی "جوش و خروش" کو طاق پر رکھ دیتے ہیں "جب سے مجھے بال تب سے ہی احوال" میاں جوش تھا ہی نہیں جو ختم ہو جاتا۔ سکھے تم ایسے نادان دوستوں کو اب البتہ جوانی کی گرما گرم شربا میں کھولتی ہو گی اور ابال بہا اوبال آئے جو آج تک جوش کے ساتھ منھ کی کھکیا ہر قسم کے پھیے سے انھوں کی شیر البس آتشیں کے تو رہے اور کنجی میں ترقی انتصاری بچوں کے لیے قدم دروازہ سے کے جو گھٹنے سے نکلوانے پر تھیں (آمادہ) مراس پر اصرار کہ بی بیاں شوہر کی اجازت سے گھوم پھر سکتی ہیں قل نہ نکلی پاؤں گھر میں بیٹھیں گی نہ یہ خیال کے سے ہاتھ قبروں کے مُنھوں سے نہیں گے تو یہ منہ پھیرے کی مکھیا بہنگوں سے ہو مخفوظ رہے اس سے اجازت



گھڑ بڑ گھڑ بڑ گھوڑا ...

سنہ ۲۷ء پار سال ہی نہیں گھوڑا چراغ پا اور بے لگام تھا اب کی تیرہ جوڑا ... آسان نہیں۔

سنہ ۲۸ء نہیوں ہیوں ہیوں کے سوا اور کیا کہوں، میرے گھوڑے کی کچھ نہ پوچھئے۔

لکھنؤ کی نمائش [illegible] کی کامیابی کے کام سے مستورات کے گوشے [illegible]

کی ضرورت رہے گی نہ کوئی سینما دیکھے گا نہ ہوٹل میں ڈانس ہونے کی شکل ان سے چھوٹے گی نہ شرعی ستر کا بھول بھال ہو جائیں گی۔ جب یہ بھول ہو گی تو شرعی احتیاط آزاد خیالی اور اس تعلیم جس میں شرع کا سلسلہ لگاؤ نہیں خدا کا نام بھی کسی کتاب میں نظر نہیں آتا اس کے قربان ہو جائے گی تو بال جو ستر میں داخل ہیں شانوں پر لہرائیں گے۔ پاجامے کی جگہ جانگھیا ہوگی۔ آدھی آدھی چھاتیاں نارنگیوں کی طرح ٹوکریوں میں رکھی دکھائی دیں گی۔ فیشن تو یہی۔ فیشن نے کبھی شرع کی پرواہ کی ہے؟ جلوہ بہر حال طے ہو گیا خواہ مردوں کی رضامندی سے یا عورتوں کی دھینگا دھینگی سے۔ اسکے بعد کوئی مردوں کا حامی آڑے آیا ہوگا اور کہے گا قرآن میں شراب پینے والوں کی سزا مقرر نہیں ہے وہ شراب ہی اور تھی جسے خدا نے عمل شیطان کہا ہے وہ وقت ہی اور تھا دنیا ... نہ تھی لوگ دل پر قابو نہ رکھتے تھے۔ خود غرض مولویوں نے خواہ مخواہ تحریم کے فتوے دے کے ایک مفید اور صحت گرم کرنے والی چیز کو حرام کر دیا۔ نبیذ جو ... ہی ہے حدیث کی کتابوں میں نبیذ ... کی شراب یا ... کی حرمت کا پتا نہیں۔ بھلا ہارون رشید کا سا تاجدار اسلام اسکے قریب جاتا اگر شرعاً اجازت نہ ہوتی ... شیری ... کا ... نہیں ہوتا کا ... زمانہ جاہلیت سے قریب تھا۔ اسکے علاوہ دوا کے طور پر استعمال کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔ میاں ... تو ہے۔ ہاں عورتیں شوہر کی غیر حاضری میں نہ پئیں ... شراب کی حرمت ... اور مسئلہ حل ہو گئی ... اس لعنت کا بہت جلد اضافہ ہو گیا؟ اب بی بی خوب پیتی ہیں بیچ کیسٹ پیتی ہیں بھری محفل میں پیتی ہیں۔ گھر میں طاق پر بوتلیں چنی ہوئی ہیں۔ میاں کے دوست مہمان آئے میاں گھر پر نہیں ہیں ... میں ابر گھرا ہوا ہے بجلی ... ہے۔ ... ہوا کے ٹھنڈے جھونکے دل میں آگ سی پیدا کر رہے ہیں۔ گھبر ہم نشین بھی ہے۔ مہمان کا ساتھ ... بھلا

شرعاً بھی درست نہیں، اخلاقاً بھی نا روا ہے جہاں شرع اور اخلاق کو بہت دخل ہے وہ زندہ دلی مستی چھائی۔ میری جان مرزا۔ اس وقت کا جوش و خروش ہوگا کہ الٰہی تیری پناہ۔ بیشک گھڑیوں میں دل لال ڈورے پڑے، چھائے کا پنگ ہے نگاہ کہتے ہیں ... سے باہر نکلا اور لگا پیام سلام کا حق ادا کرنے سرخاب کے جوڑے کی طرح دعوت شروع ہونے کے وقت دونوں کرسیاں ... پاس اور اس پار نہیں اب بغیر ... ارادے کے رفتہ رفتہ خود بخود سرکنے لگیں اور سرکتے سرکتے ایک دوسرے سے جڑ گئیں جوش و خروش کی بجلی کڑ کڑا ہی نکا۔ ... شعاعوں میں ... پیدا ہوئی شراب کی مہک ... ہوئی۔ مہمان کی آدمی نے پردیسی شوہر کی یاد ... میں ... میاں کی محبت کی لعنت دل کی کوٹھری سے کالی ... دخان ہوئی۔ نشے کے ... نے رندداری کا شیطان جگا دیا۔ میاں کی بڑیل کو ... کپڑے کے باہر نکالا۔ مہمان صاحب نے ساغر ہاتھ سے لیتے وقت ... ہاتھوں کی رگ سے پرہیز فرمایا۔ بس ... اور ... شیشے کا دشمن بنا۔ ... آئی ... سے ... کا ... چاند ... مستی کی بارش کا شگون ہے بیٹھا اچھا دیکھ کے عقل دل ازدھو... انگے ناممکن ہے جام کے بعد انجام کا اندیشہ؟ ارے تو یہ عقل ہی نہ ہی ... کیسے اور اک ... خانے۔ شعور کا ... ہے۔ حافظ ... خیال خواب و خیال ... مستی ... ادھر ... لگائی ہے

لگا کے برف میں ساقی صراحی مے لا
جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا

دماغ کی گرمی نے صدا دی ہے

برق چمک رہی ہے ساقی ابر ہو چھایا ہوا
جام مے دست تو کہ مرتا ہے ... ہوا

اندر سے ادھر ... آواز سنا ہے

سنائے گی پیار سے لپٹ کر جوانی

ادھر ... کی ... بی بی کے ... کی ...

یہ چند جاری گھر لینے کے بے گھر ... کی ... ہو گر ساروں میں ... جیسا حسن ... کی ... ناک ... سامنے ... ترانے کے جیانی جانی جان جانا جان ... جان جیانی جان جان جان ... کی طرح سے بھری ہوئی ... کی ... گالوں کے ... میاں کا ... جوش و خروش میں آلودہ ہو گیا۔ میری جان مرزا ابھی ... جوش و خروش ... شرم آئی۔ اے ہاں کیوں شرمائے۔ شرم کا پردہ چاک کر ... میرے قلم کا جوش و خروش باقی ہے اور مجھے بھی ... ہے۔ دیکھیں کس کا جوش و خروش میرے قلم کے آگے قائم رہتا ہے۔ ... کی بات ... تم شکایت کرتے ہو کہ کم از کم تو ... کا ... نہیں کر گیا اسے قائم کی اصلاح ... یا نہیں۔ یا دوسرے حصے کے بعد ہوگی۔ اس شکایت سے بھی ... کی بو آتی ہے۔ کتاب ... اور ... کے ... اور شکایت کرو بھیجتے؟ اس کو یہ قرآن کے معنی مطلب سمجھنے کا دعویٰ ہے۔ میں اور تم ایسوں کے آگے ... جاؤں؟ اے تیری قدرت اے تری شان!

میری جان ابھی تو تمہیں اسلام اور ... کا فرق بھی نہیں معلوم ... قرآن ... کیونکر نظر آ سکتی ہیں جو بڑے بڑے ... کرنے پر نظر آتی ہیں۔ ... اسلام ... ایک ... جس نے افراط تفریط کی ... افراط و تفریط کا ... برابر ہو سکتا ہے جب ... تو ... کی ... ہاں ... عورتوں کو گھر سے باہر ضرورت کے وقت ... ضرورت کے وقت منہ کھول دینا آج بھی منع نہیں ہے اور ... کے وقت سے آج تک جاری ہے ... کی ... دو ... کے ... اور ... میں ... حضرت ... فرمائی ... کے ... میں ... کی ... ہے ...

کبھی نہیں رکتا۔ ایک ہی فعل ہے جو کسی مقام پر جائز
ہے اور کہیں منع ہے۔ تو میاں صاحبزادے مجھ پر عیب
لے کر کسی عورت کی گردن پر طاقت سے زیادہ بوجھ
ڈالا ہے؟ بھلا جواب ہو جاؤں۔ میں اب بھی یہی کہتی
ہوں کہ عورت بغیر شرعی ضرورت کے نہ گھر سے نکل سکتی
ہے نہ غیر مردوں کے سامنے منہ کھول سکتی ہے۔ اور
مرتے دم تک یہی کہے جاؤں گی کہ خدا نے اپنی مصلحتیں
پوری کرنے کے لیے مرد ذات اور عورت ذات کی ہر
چیز میں فرق رکھا ہے اور اسلام نے اسی قدرتی فرق
کا لحاظ رکھ کے ہر ایک کے واسطے جدا جدا حکم دیے
ہیں۔ جو کوئی ان حکموں کو مٹانے کے درپے ہو وہ کبھی
اسلام کی شان قائم نہیں رکھ سکتا خواہ مرد ہو یا
عورت۔ مگر کی بات بتا دینے کے بعد انسان کو کسی
نئی شریعت یا نئے نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر یاد رہے
جانے نہ پائے کہ کوئی فعل خلاف شرع نہ ہونے پائے
اسکا اثر رسول کی سُنت میں موجود ہو یا نہ ہو۔ یہی مگر
مجبوری نے قرآن کا دعویٰ: لا رطب ولا یابس [illegible]
سے منوا لیا۔ تم اِلّا ما ظہر منہا کی تفسیر میں منہ کھلے
پھرنے کی گواہیاں تاریخ سے پیش کرو دوسری آیتوں
میں جو گر بیان کیے گئے ہیں وہ تمھارا سا عذر ہیں گے۔

خیر اب تو تمھاری کتاب چھپ بھی گئی سنا ہے جواب
اور تم ہو۔ نہ بندی پہلے نہ بھولی شتاب کا جواب
ہو گی۔ مردوں پن کو جب تھا کہ اپنی کتاب کے آخر میں
بندی کے خط بھی چھاپ دیتے اس وقت میں دیکھتی
کہ کون سا عقل والا ہے جو میری دلیلوں پر تمھاری

کہ تجھی کو ترجیح دیتا۔ ان خطوں میں کون سی بات
باقی رہ گئی ہے بلکہ تمھاری کتاب آ رہی ہے۔ بندی
نے قرآن حدیث اخلاق تاریخ عقل غرضکہ ہر پہلو
واضح کر دیا ہے۔

تم نے جسٹس سلیمان صاحب کی تحریر پیش کی ہے کیا
خوب [illegible] کے لیے اتنا ایسی درجہ کی ہے جو وہ قانونی آدمی
ہیں ان کا قول نظیروں میں پیش کیا جاتا ہے تو خود سکتی

زاغ لیگ (نیشنلسٹ غراب)



کاؤں کاؤں کنونیشن

دیکھا ہے سنا دنیا میں کیا ہوا کیا ہوتا ہے۔ کا کا رٹ جانے رٹتا ہے

تعریف کرتے ہو۔ ایک مسلمان کے ننگے قبضے میں رہو یہی بہتر
سمجھا یا فی ہے ہر چیز قتمی ان بیان کے باقی ہیں [illegible]
تو اور وہ نقصان بھی ایک صورت تو ان کا مرچہ
جیسے غرور نقصان کی پروا نہیں لگی۔ اچھا ہے آئندہ خط
میں بندی انھیں کے خیالات کی دیکھ بھال کرے گی اور
پیچ پیچ پر تمھاری لنگڑی لولی دلیلوں کی قلعی بھی کھولیگی
بندی کو نیا اور صحیح کا اڈیٹر تو سمجھ نہیں جو انکسار کے
[illegible] ضرورت نہ لگے۔ مخلصانہ [illegible]

سے کلام بے نقطہ [illegible] قاری

ہو نہیں

عذر اگر با گرم عذر!!

ستمبر دسمبر ۱۹۲۸ء کا آخر اور جنوری ۱۹۲۹ء کا
پہلا ہفتہ ایک مقدمہ کی پیروکاری میں گزرا جو لکھنؤ
ڈسٹرکٹ کا نپور میں چل کھڑا ہوا تھا۔ اس لیے دو ایک
ہفتے مضمون تو ضرور آتے مگر ترتیب و ترتیب کی صفت
نہیں دی گئی۔ مگر تجربے کے ایک مضمون سے متعلق تھا۔ عقل
جنوری کی اس سے منتقل نہ لگایا تھا۔ جن دو کالموں
پیشہ ور دوستوں کی عنایت سے بہت کامیابی ہوئی تھی
ہم نے کے فرصت شکریہ ادا کرتے ہمارے نزدیک وہ وجہ
سے نا موزوں ہے۔ واقعہ ٹھیک یوں ہے ایک سخن گیر
نے جو بخشے حاجی فضول کیا نام کہا کرتے تھے
آج کل کے بڑے بگڑے ٹھیک یوں کہہ دیتے ہیں ہمدردی
اور ہمارے ان دوستوں نے ٹھیک یوں کہلانے کی
نیت سے نہیں کی۔ وہ ان دونوں کی ہمدردی کا
زبانی اظہار و حجاب ہے۔ [illegible]
[illegible] الاؤ سرچ الزوال ہیں۔ مگر
دیر بات ہیں وہ بے خبر ٹھیک یوں ہے افضل ہے۔
اگر وہ عذر پہلے ہی سے لکھ دیتے تو جناب پریشان خاطر ہوتا
اور جہاں متضادات کا جواب دینا پڑتا مصیبت پڑتی
گزشت انچہ گزشت۔

المختصرات

المختصر: کہ نیا سال ناظرین کو اور ہمیں مبارک ہو
آئندہ انشاءاللہ ہم قوم و قلم ایک نمبر کے ہو کے
وقت کی خاطر پیش کریں گے۔

المختصر: کہ جس طرح ایک معشوقہ اپنے عاشق کے دل پر
قبضہ کرنے کے لیے آئینہ سامنے رکھتی اور کنگھے آ کے
بالیاں بالیاں آئینہ دیکھ کر پھول کر پھول ہو کے
[illegible] کاہن جن [illegible] کے بجلیاں چنتی ہے اور کسی
حکیم طبیعت اہل علم کی سمجھ میں اس تغیر و تبدل کی
علت نہیں آتی اسی طرح ہماری گورنمنٹ کرنسی نوٹ
کی تبدیلی [illegible] بہت معروف ہے سب ٹھٹے ہیں

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ تمام حسب منشا پانچ سوال نفع نقصان دکھ سکھ اولاد ترقی
تبدیلی عورت محبت وغیرہ کے متعلق لکھ کر روانہ کریں ہم کو
جواب بذریعہ علم و نجوم ٹھیک ہدایات کے ساتھ ایک روپیہ
چار آنہ کے وی پی سے روانہ کرتے ہیں۔ آپکا لفافہ بھی
واپس ہوگا۔ لفافہ پر بند کرنے کا وقت اور پتہ صاف لکھو
ہر مشکل میں مدد حاصل کرو۔

پروفیسر آزاد دائل اسٹرالوجیکل [illegible]

شرطیہ علاج! — شرطیہ علاج!! — شرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی جنگلی دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ (صہ)

دسہ کھانسی کی اکسیر دوا — اگر آپ دوا کرتے کرتے تھک گئے ہوں [illegible] دام [illegible]

سفید بال جڑ سے کالا

اگر آپ کے سر کے [illegible] سفید بال ہیں تو اکسیر تیل منگائیے [illegible] دام تین روپیہ [illegible]

کالے سے گورا — [illegible] دام پانچ روپیہ

خونی بواسیر — [illegible] دام سات روپیہ [illegible]

بجلی کی گولی — [illegible] دام پانچ روپیہ (صہ)

طاقت کی دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ (صہ)

پتہ: جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی سمری - دربھنگہ ۲۶

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کریں گے



تو وہ آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ سدا سہاگ چائے [illegible] سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھ کر ہی خریدنا چاہیے۔ [illegible] دوکانداروں سے خریدنے پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔

بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible] سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا [illegible] بال سدھا [illegible]

داد کو جڑ سے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

دردوگج کیسری — [illegible]

[illegible] سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں [illegible]

ملنے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا یو-پی

دونوں مٹھی اندھا کر زور سے دروازے

لیکن کدھر

ڈاک خانہ کی طرف

کس لیے

[illegible]

[illegible] آنکھیں گھر کا [illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۲۱-۱۹۲۰ء

[illegible]

المشتہر - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

۱۴
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۸۳

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۸ء — رجسٹرڈ نمبر اے ۲۸۳ — جلد چہار دہم

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ خود اُستاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔

سیاحت ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
...
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی
...
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ